مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، بہت سارے لوگوں اور کئی دین دار لوگوں سے بھی صرف سنا ہے، کہ جو حافظ قرآن ہوتا ہے، وہ آخرت میں دس لوگوں کو جو پکے جہنمی ہونگے، ان کو جنت میں داخل کروانے کیلئے اللہ سے سفارش کرے گا اور اسی طرح ایک عالم دین سو بندوں کو اور اسی طرح ایک مفتی صاحب جہاں تک نظر دوڑائے گا، وہ سب جنت میں داخل ہوں گے اور حافظ قرآن، عالم دین اور مفتی صاحب کا جو علم ہو گا وہ اسکا استعمال کریں یا نہ کریں اور حفظ بھی بھول جائیں، تب بھی اسی طرح وہ جنت میں داخل کروا سکیں گے یا نہیں؟۔ مہربانی اسکا تحریری جواب عنایت فرمائیں، اللہ آپکو اسکی جزائے خیر دے، آمین

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا

واضح رہے کہ شریعت میں مختلف لوگوں کے بارے جیسے حفاظ، موذن، علماء کرام کے فضائل بیان کیے گئے ہیں، جیسے حافظِ قرآن اور ان کے والدین کے لیے احادیث میں بے شمار فضائل وارد ہوئے ہیں، ان میں سے ایک روایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص نے قرآن مجید پڑھا، پھر اسے یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانا، تو اللہ تعالیٰ اسے ابتدا ہی میں جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے ان دس عزیزوں کے حق میں اس کی سفارش قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی (یعنی وہ فاسق اور مستحق عذاب ہو چکے ہوں گے)۔ (مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

اسی طرح علماء کو بھی قیامت کے دن شفاعت کی اجازت دی جائے گی، 'يَشْفَعُ الْعُلَمَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت تین گروہ شفاعت کریں گے: انبیاء، پھر علماء اور پھر شہداء۔

حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عالم اور عابد کو (روزِ قیامت) اٹھایا جائے گا۔ عابد سے کہا جائے گا: تو جنت میں داخل ہو جا۔ اور عالم سے کہا جائے گا: ٹھہر جا حتی کہ تو لوگوں کی اچھی تربیت کے بدلے اُن کی سفارش کرے۔

لہذا صورت مسئولہ میں باعمل حافظ قرآن اور علماء حق کو اللہ تعالیٰ اس شرف سے نوازیں گے کہ وہ اللہ کے حکم سے ایسے لوگوں کی شفاعت کریں جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔ نیز اپنے علم پر عمل نہ کرنے والوں کے لئے تو متعدد احادیث میں بہت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

١. مشكاة المصابيح (١/٦٦٠):
"وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَحَفْص بن سُلَيْمَان الرَّاوِي لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ."

٢. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضى الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ الله صلى الله عليه وآله وسلم: يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْعُلَمَاءُ، ثُمَّ الشُّهَدَاءُ.رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْبَيْهَقِيُّ.

أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٣، الرقم/٤٣١٣، والبيهقي في شعب الإيمان،٢/٢٦٥، الرقم/ ١٧٠٧، والديلمي في مسند الفردوس،٥/٥١٩، الرقم/ ٨٩٤٦، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١١/١٧٧.

٣. وَفِي رِوَايَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضى الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ الله صلى الله عليه وآله وسلم: يُبْعَثُ الْعَالِمُ وَالْعَابِدُ. فَيُقَالُ لِلْعَابِدِ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ. وَيُقَالُ لِلْعَالِمِ: اثْبُتْ حَتَّى تَشْفَعَ لِلنَّاسِ بِمَا أَحْسَنْتَ أَدَبَهُمْ.رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

أخرجه البيهقي في شعب الإيمان،٢/٨٦٢، الرقم/١٧١٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٤٦٥.والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۸/ جمادی الاول/ ۱۴۴۴ھ

13/ دسمبر/ 2022ء

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

الجواب صحیح

۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح

دار الافتاء
رقم الافتاء: 95/149
التاریخ: 13-12-2022
الجامعة الاشرفية